Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دار العلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

التاریخ.................. حوالہ..........................

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

۲۳۲۷/ن

حضرات مفتیان کرام دارالافتا دارالعلوم دیوبند!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملک میں نافذ لاک ڈاؤن اور سماجی فاصلہ کی تاکید کی وجہ سے نت نئے مسائل پیدا ہورہے ہیں۔ نماز پنج گانہ اور جمعہ کے سلسلہ میں دارالافتاء کی طرف سے رہنمائی مل چکی ہے۔

اب رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ اس کے بعد نماز عید کا مسئلہ سامنے آئے گا، اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک میں نماز پنج گانہ، تراویح، اعتکاف اور پھر نماز عید الفطر سے متعلق ممکنہ سوالات کو سامنے رکھ کر ایک ہدایت نامہ دارالافتاء کی طرف سے جاری کر دیا جائے۔

حضرات مفتیان کرام بھی اپنے تحریری وزبانی جوابات میں ان کی رعایت فرمائیں اور ملک کے تمام علماء کرام اور عامۃ المسلمین کو بھی رہنمائی حاصل ہو۔

ابوالقاسم نعمانی

مہتمم دارالعلوم دیوبند

۱۴۴۱/۸/۱۸ھ = ۲۰۲۰/۴/۱۳ء

۱۱۱/تتمہ/ن ۱۴۴۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق :- کورونا وائرس کو لے کر پورے ملک میں جو لاک ڈاؤن نافذ تھا، وہ اب ۳/مئی تک کر دیا گیا ہے، اور اسی میں رمضان کا بابرکت مہینہ آرہا ہے، جو مسلمانوں کے لیے انتہائی خیر وبرکت اور رحمت خداوندی کا مہینہ ہے۔ اور اس بابرکت مہینے میں تقریباً ہر مسلمان ذوق وشوق سے زیادہ سے زیادہ عبادت خداوندی اور صدقہ خیرات وغیرہ میں حصہ لینے کی کوشش کرتا ہے؛ اس لیے ملک میں جاری لاک ڈاؤن اور اُس سے پیدا شدہ صورت حال کے تناظر میں ماہ رمضان سے متعلق اہم امور میں ہندوستان کے مسلمانوں کو درج ذیل ہدایات دی جاتی ہیں، سب مسلمانوں سے گذارش ہے کہ ملک وملت کے مفاد میں ان ہدایات پر عمل پیرا ہوں:

(۱): رمضان کا چاند

آئندہ ۲۴/اپریل (جمعہ) کو، شعبان کی ۲۹ ویں تاریخ ہے؛ لہٰذا ہر علاقے کے لوگ اپنے اپنے گھروں پر چاند دیکھنے کا ←

اہتمام کریں، اور اگر کہیں چاند نظر آ جائے تو مقامی علما و مفتیان کرام کے ذریعے ملک کی مرکزی ہلال کمیٹیوں سے رابطہ کریں، جیسے: رویت ہلال کمیٹی دار العلوم دیوبند، رویت ہلال کمیٹی امارت شرعیہ ہند (دہلی)، رویت ہلال کمیٹی امارت شرعیہ، پھلواری شریف (پٹنہ) وغیرہ۔ اور پھر جب چاند کا فیصلہ ہو جائے تو عشا میں تراویح کا اہتمام کریں۔ چاند کے مسئلے کو لے کر گھروں سے نہ نکلیں اور نہ پٹاخہ وغیرہ چھوڑیں، نیز کسی بھی آپسی انتشار و خلفشار سے مکمل پرہیز کریں؛ البتہ چاند کا فیصلہ ہو جانے پر مسجد کے مائیک سے چاند کا مختصر اعلان کر دیا جائے۔

نوٹ: ہندوستان کی تمام مرکزی ہلال کمیٹیوں کے فیصلے کے مطابق گذشتہ رجب کا مہینہ ۳۰ کا قرار دیا گیا تھا؛ لیکن ۱۵/ شعبان کے قریب بعض علاقوں سے ۲۹/ رجب کی رویت کی خبریں موصول ہوئیں اور جب اُن کی تحقیق کی گئی تو وہ قابل توجہ تھیں؛ اس لیے اُس وقت یہ طے کیا گیا تھا کہ رمضان کے چاند میں احتیاط کے درجے میں اِن خبروں کا لحاظ کیا جائے گا؛ لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ احتیاطاً ۲۸/ شعبان (مطابق: ۲۳/ اپریل، پنجشنبہ) کو بھی چاند دیکھنے کا اہتمام کریں۔

(۲): رمضان کا روزہ

رمضان کا روزہ، اسلام کا ایک اہم ترین فریضہ اور رکن ہے، بلا عذر شرعی رمضان کا روزہ نہ رکھنا بہت بڑا گناہ ہے؛ لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ رمضان المبارک کے روزوں کا خاص اہتمام کریں بالخصوص وہ تندرست وصحت مند حضرات، جو گرمی یا کام کاج وغیرہ جیسے معمولی اعذار کی بنا پر روزہ نہیں رکھتے؛ کیوں کہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے سب لوگ گھر ہی پر رہیں گے؛ البتہ جنھیں واقعی کوئی عذر یا بیماری ہو، وہ کسی معتبر مفتی سے مسئلہ معلوم کر کے عمل کریں۔

(۳): نماز پنجگانہ اور جمعہ

لاک ڈاؤن کے دوسرے مرحلہ کی گائیڈ لائن میں عبادت گاہوں کے تعلق سے کوئی نئی ہدایت نہیں دی گئی ہے؛ لہٰذا مساجد اور گھروں میں نماز پنجگانہ اور جمعہ کے تعلق سے دار العلوم کی طرف سے جو ہدایات دی جا چکی ہیں، اُنھیں پر حسب سابق عمل جاری رکھا جائے، اور کوئی بھی ایسا کام نہ کیا جائے، جو اپنے لیے یا کسی دوسرے (بالخصوص مسلمانوں) کے لیے پریشانی کا باعث ہو؛ البتہ حالات کی نزاکت کے تناظر میں درج ذیل چیزوں پر بھی عمل کیا جائے:

الف: مسجد کی جماعت کے لیے امام اور مؤذن کے علاوہ جن حضرات کو متعین کیا گیا ہو یا کیا جائے، ہر نماز میں وہی حضرات نماز ادا کریں۔ مختلف نمازوں میں مختلف افراد کا نظام نہ بنایا جائے۔

ب: مسجد کی جماعت کے لیے جن حضرات کو متعین کیا گیا ہو یا کیا جائے، وہ جوان یا ادھیڑ عمر، پابند نماز اور حتی الامکان باشرع ہونے چاہئیں۔

ج: امام اور مؤذن کے علاوہ اگر دوسرے دو، تین افراد کی تعیین میں اختلاف ہو تو **قرعہ اندازی** کے ذریعے تعیین کی جائے؛ تاکہ اہل محلّہ میں کسی کو اعتراض یا بدگمانی کا موقعہ نہ ملے۔

د: جن حضرات کو مسجد میں نماز باجماعت کا موقعہ نہ مل سکے، اُنھیں سمجھایا جائے کہ آپ حضرات کو نیت کے مطابق گھروں میں مسجد ہی کا ثواب ملے گا إن شاء الله؛ لہٰذا قانون شکنی کر کے مسجد آنے کی کوشش نہ کریں۔ اور اگر کوئی شخص ضد کرے تو اُسے نرمی ومحبت کے ساتھ سمجھایا جائے۔ اور اگر وہ پھر بھی نہ مانے تو اُسے روکنے میں محلّہ کے بااثر حضرات، امام و مؤذن وغیرہ کا تعاون کریں۔

(وإذا انقطع عن الجماعة لعذر من أعذارها المبيحة للتخلف)، وكانت نيته حضورها لولا العذر الحاصل **(يحصل له ثوابها)** لقوله صلى الله عليه وسلم: "إنما الأعمال بالنيات، وإنما لكل امرئ ما نوى". (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي عليه، كتاب الصلاة، باب الإمامة، فصل: يسقط حضور الجماعة الخ، ص: ۲۹۹، ط: دار الكتب العلمية بيروت).

والظاهر أن المراد به العذر المانع كالمرض والشيخوخة والفلج (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۲: ۲۹۱، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۳: ۵۱۱، ت: الفرفور، ط: دمشق).

ھ: جو حضرات ماہانہ یا ہفتہ واری مسجد کا مالی تعاون کرتے ہیں، وہ ان حالات میں بھی حسب حیثیت واستطاعت مسجد کا تعاون جاری رکھیں، بند نہ کریں اگر چہ انھیں مسجد میں نماز کا موقعہ نہ مل رہا ہو؛ تاکہ مسجد کا نظم وانتظام حسب سابق جاری رہے۔

(۴): نماز تراویح

تراویح کی نماز (۲۰ رکعت)، رمضان المبارک کی خاص عبادت ہے اور ہر مرد وعورت پر سنت مؤکدہ ہے؛ لہٰذا ماہ رمضان میں تراویح کا خاص اہتمام کیا جائے؛ البتہ مساجد میں تو انتظامیہ کی اجازت کے مطابق صرف تین، چار یا پانچ افراد تراویح ادا کریں۔ اور تراویح کے لیے یہ تین، چار یا پانچ افراد وہی ہوں، جو دیگر نمازوں کے لیے متعین کیے گئے ہیں۔ اور باقی حضرات اپنے اپنے گھروں میں تراویح باجماعت ادا کریں۔ اور جن لوگوں کے لیے اپنے گھروں میں جماعت کی صورت نہ بن سکے، وہ تنہا تنہا تراویح ادا کریں۔

(التراويح سنة) مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين **(للرجال والنساء)** جميعاً، -إلى قوله:- **(والجماعة فيها سنة على الكفاية)** في الأصح؛ فلو تركها أهل مسجد أثموا، لالو ترك بعضهم، وكل ما شرع بجماعة فالمسجد فيه أفضل، قاله الحلبي. **(وهي عشرون ركعة)** الخ (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ۲: ۴۹۳-۴۹۵، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۴: ۳۵۸- ۳۶۴، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قوله: **(والجماعة فيها سنة على الكفاية إلخ)** :أفاد أن أصل التراويح سنة عين، فلو تركها واحد كره، بخلاف صلاتها بالجماعة؛ فإنها سنة كفاية، فلو تركها الكل أساؤوا، أما لو تخلف عنها رجل من أفراد الناس وصلى في بيته فقد ترك الفضيلة، وإن صلى أحد في البيت بالجماعة لم ينالوا فضل جماعة المسجد وهكذا في المكتوبات كما في المنية. وهل المراد أنها سنة كفاية لأهل كل مسجد من البلدة أو مسجد واحد منها أو من المحلة؟ ظاهر كلام الشارح الأول، واستظهر الثاني ط، ويظهر لي الثالث لقول المنية: حتى لو ترك أهل محلة كلهم الجماعة فقد تركوا السنة وأساؤوا اهـ، وظاهر كلامهم هنا أن المسنون كفاية إقامتها بالجماعة في المسجد، حتى لو أقاموها جماعة في بيوتهم ولم تقم في المسجد أثم الكل، وما قدمناه عن المنية فهو في حق البعض المتخلف عنها. (رد المحتار).

(۵): تراویح میں قرآن پاک پڑھنا یا سننا

تراویح میں پورا قرآن پاک پڑھنا یا سننا بھی سنت ہے؛ لہٰذا حتی الامکان ہر مسجد میں ختم قرآن پاک کا نظم کیا جائے۔ اور اگر سامع کا بھی نظم ہو جائے تو بہتر ہے؛ تاکہ ضرورت پر وہ لقمہ دے سکے اور قرآن کریم میں کوئی غلطی نہ رہ جائے۔ یعنی: مسجد میں امام، مؤذن، حافظ قرآن، سامع وغیرہ (صرف، چار، پانچ حضرات) تراویح ادا کریں۔

اور گھروں میں اگر کوئی حافظ قرآن میسر ہو تو تراویح میں پورا قرآن پاک سنا جائے۔ اور اگر کوئی حافظ قرآن نہ ہو تو اَلَم تَرَ کَیفَ سے تراویح پڑھی جائے۔ اور جن لوگوں کو صرف دو، چار سورتیں یاد ہوں، وہ وہی سورتیں بار بار پڑھ کر تراویح پڑھ لیا کریں۔

قوله: **(والختم مرة سنة)** :أي: قراءة الختم في صلاة التراويح سنة وصححه في الخانية وغيرها، وعزاه في الهداية إلى أكثر المشايخ، وفي الكافي إلى الجمهور، وفي البرهان: وهو المروي عن أبي حنيفة والمنقول في الآثار (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ۲: ۴۹۷، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۴: ۳۶۹، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قال في البحر: فالمصحح في المذهب أن الختم سنة (المصدر السابق، ص: ۴۹۸، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ص: ۳۷۰، ت: الفرفور، ط: دمشق).

(وسن الختم) أي: ختم القرآن على الأصح وهو قول الأكثر **(مرة)** في صلاة التراويح؛ لأن شهر رمضان أنزل فيه القرآن، وكان النبي صلى الله عليه وسلم يعرضه فيه على جبرائيل كل سنة مرة، وفي السنة الأخيرة عرضه مرتين الخ **(ولا يترك)** الختم **(لكسل القوم)**. (فتح باب العناية بشرح النقاية، ۱: ۳۴۵، ۳۴۶).

(وقيل) القائل صاحب الاختيار **(الأفضل في زماننا قدر مالا يثقل عليهم)** (الغرر والدرر مع الغنية للشرنبلالي، ۱: ۱۲۰، ط: باكستان)، قوله: **(وقيل القائل صاحب الاختيار إلخ)** :أقول: عبارته تفيد ضعفه، وفي البحر خلافه، والجمهور على أن السنة الختم (غنية ذوي الأحكام في بغية درر الحكام).

نوٹ: مسجد میں تراویح کے لیے اگر امام کے علاوہ کسی حافظ کا نظم کیا جائے تو حافظ صاحب کا قیام مسجد ہی میں رکھا جائے یا مسجد سے قریب کسی مکان میں، حافظ صاحب کے لیے روزانہ تراویح کے لیے دور دراز علاقہ یا دوسرے محلّہ سے آنے کا نظم ہرگز نہ رکھا جائے۔ اور اگر کوئی حافظ صاحب مسجد میں یا مسجد سے قریب مکان میں قیام کے لیے تیار نہ ہوں تو اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے تراویح پڑھ لی جائے۔

اسی طرح گھروں میں بھی تراویح کے لیے دور دراز علاقہ یا دوسرے محلّہ سے حافظ کا نظم نہ کیا جائے، گھروں میں صرف گھر کے افراد تراویح ادا کریں۔ حالات کے تناظر میں احتیاط اسی میں ہے۔

(۶): تراویح میں نابالغ کی امامت

فرائض کی طرح نوافل میں بھی نابالغ بچہ، بالغ مقتدیوں کی امامت نہیں کرسکتا، مختار و مفتی بہ قول یہی ہے؛ لہٰذا تراویح میں کسی نابالغ بچے کو امام نہ بنایا جائے اگرچہ وہ حافظ ہو؛ البتہ اگر وہ نابالغ بچوں کی امامت کرے تو کچھ حرج نہیں۔

وأما الصبي فلأن صلاته تقع نفلاً فلا يجوز الاقتداء به، قيل: يجوز في التراويح لأنها ليست بفرض، والصحيح الأول؛لأن نفله أضعف من نفل البالغ، فلا يبتنى عليه (الاختيار لتعليل المختار، ۱: ۲۰۲، ط: دار الرسالة العالمية).

وعلى قول أيمة بلخ يصح الاقتداء بالصبيان في التراويح والسنن المطلقة كذا في فتاوى قاضيخان، المختار أنه لا يجوز في الصلوات كلها كذا في الهداية ،وهو الأصح هكذا في المحيط، وهو قول العامة وهو ظاهر الرواية هكذا في البحر الرائق (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، باب الإمامة،الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ۱: ۸۵، ط: المطبعة الكبرى الأميرية، بولاق، مصر).

ومثله في كتب الفقه والفتاوى الأخرى۔

(۷): تراویح میں قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا

تراویح (یا کسی بھی فرض یا نفل نماز) میں قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا احناف کے نزدیک درست نہیں اور اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ اور حنابلہ اور شوافع کے نزدیک اگرچہ جائز ہے؛ لیکن بلا ضرورت شرعیہ مذہب غیر اختیار کرنا درست نہیں۔ اور جب حافظ میسر نہ ہونے کی صورت میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے تراویح بلا کراہت جائز ہے تو یہاں ضرورت شرعیہ متحقق نہیں؛ لہٰذا حافظ

میسر نہ ہونے کی صورت میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے تراویح پڑھی جائے، تراویح میں قرآن کریم دیکھ کر نہ پڑھا جائے۔

(و[يفسدها] قراءته من مصحف) أي: ما فيه قرآن **(مطلقا)**؛ **لأنه تعلم الخ** (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ۲: ۳۸۳، ۳۸۴، ط: مكتبة زكريا، ديوبند، ٤: ٨٤، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قوله: " أي: ما فيه قرآن": عممه ليشمل المحراب، فإنه إذا قرأ ما فيه فسدت في الصحيح، بحر. قوله: "مطلقا": أي: قليلا أو كثيراً، إماما أو منفردا، أميا لا يمكنه القراءة إلا منه أو لا. قوله: "لأنه تعلم": ذكروا لأبي حنيفة في علة الفساد وجهين: أحدهما: أن حمل المصحف والنظر فيه وتقليب الأوراق عمل كثير. والثاني أنه تلقن من المصحف، فصار كما إذا تلقن من غيره،وعلى الثاني لا فرق بين الموضوع والمحمول عنده، وعلى الأول يفترقان، وصحح الثاني في الكافي تبعا لتصحيح السرخسي. (رد المحتار).

وتحقيقه قياس قراءة ما تعلمه في الصلاة من غير معلم حي عليها من معلم حي بجامع أنه تلقن من خارج وهو المناط في الأصل فقط فإن فعل الخارج لا أثر له في الفساد؛ بل المؤثر فعل من في الصلاة، وليس منه إلا التلقن، ولم يفصل في الجامع بين القليل والكثير في الإفساد (فتح القدير لابن الهمام، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ۱: ۲۸٦، ط: المطبعة الكبرى الأميرية، بولاق، مصر).

(۸): مسجد کے پڑوس یا اطراف یا بلڈنگ کے فلیٹس والوں کی بہ ذریعہ مائیک تراویح وغیرہ میں شرکت

کسی مسجد کے پڑوس یا اطراف میں یا بڑی بلڈنگ کے مختلف فلیٹس میں جو لوگ رہتے ہوں، وہ بہ ذریعہ مائیک مسجد یا کسی دوسرے فلیٹ کی نماز پنجگانہ یا تراویح میں شرکت کی کوشش نہ کریں؛ کیوں کہ اس کی اکثر صورتوں میں اقتدا درست نہیں ہوتی؛ بلکہ سب لوگ اپنے اپنے گھروں یا فلیٹس میں مختصر افراد کے ساتھ نماز پنجگانہ اور تراویح ادا کریں۔

قوله: "واتحاد مكانهما": فلو اقتدى راجل براكب أو بالعكس أو راكب براكب دابة أخرى لم يصح لاختلاف المكان؛ فلو كانا على دابة واحدة صح لاتحاده كما في الإمداد، وسيأتي. وأما إذا كان بينهما حائط فسيأتي أن المعتمد اعتبار الاشتباه لا اتحاد المكان، فيخرج بقوله: "وعلمه بانتقالاته"، وسيأتي تحقيق هذه المسألة بما لا مزيد عليه (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۲: ۲۸٥، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۳: ٤٩٥، ت: الفرفور، ط: دمشق).

(ويمنع من الاقتداء) صف من النساء بلا حائل قدر ذراع أو ارتفاعهن قدر قامة الرجل، مفتاح السعادة. أو **(طريق تجري فيه عجلة)** آلة يجرها الثور، **(أو نهر تجري فيه السفن)** ولو زورقا ولو في المسجد، **(أو خلاء)** أي: فضاء **(في الصحراء)** أو في مسجد كبير جدا كمسجد القدس **(يسع صفين)** فأكثر إلا إذا اتصلت الصفوف، فيصح مطلقا، كأن قام في الطريق ثلاثة، وكذا اثنان عند الثاني لا واحد اتفاقا؛ لأنه لكراهة صلاته صار وجوده كعدمه في حق من خلفه. **(والحائل لا يمنع)** الاقتداء **(إن لم يشتبه حال إمامه)** بسماع أو رؤية ولو من باب مشبك يمنع الوصول في الأصح **(ولم يختلف المكان)** حقيقة كمسجد وبيت في الأصح، قنية، ولا حكما عند اتصال الصفوف؛ ولو اقتدى من سطح داره المتصلة بالمسجد لم يجز لاختلاف المكان، درر وبحر وغيرهما وأقره المصنف لكن تعقبه في الشرنبلالية ونقل عن البرهان وغيره أن الصحيح اعتبار الاشتباه فقط، قلت: وفي الأشباه وزواهر الجواهر ومفتاح السعادة أنه الأصح، وفي النهر عن الزاد أنه اختيار جماعة من المتأخرين (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۲: ۳۳۳- ۳۳٦، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۳: ٦٠٦- ٦٢٠، ت: الفرفور، ط: دمشق).

فقد تحرر بما تقرر أن اختلاف المكان مانع من صحة الاقتداء و لو بلا اشتباه، وأنه عند الاشتباه لا يصح الاقتداء و إن اتحد المكان، ثم رأيت الرحمتي قرر ذلك فاغتنم ذلك (رد المحتار، ۲: ۳۳٥، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۳: ٦١٩، ت: الفرفور، ط: دمشق).
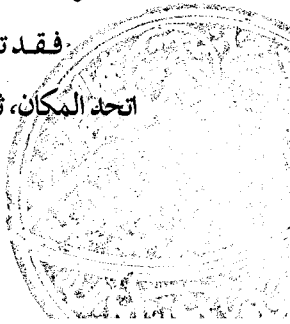
(۹): حرمین شریفین یا کسی بھی مسجد کی لائیو (Live) نماز پنجگانہ، جمعہ یا تراویح میں شرکت

حرمین شریفین (زادھما اللہ شرفاً وعظمۃً) یا کسی بھی مسجد کی لائیو (Live) نماز پنجگانہ، جمعہ یا تراویح میں دور دراز علاقوں سے یا کسی بڑے راستہ، میدان یا مکانات وغیرہ کے فصل کے ساتھ اقتدا درست نہیں؛ لہٰذا کسی لائیو نماز میں شرکت نہ کی جائے۔

(۱۰): تراویح میں صرف چھ یا دس دن میں ختم قرآن نہ کیا جائے

بعض مساجد یا گھروں میں تراویح میں چھ یا دس دن میں ختم قرآن کا اہتمام ہوتا ہے، جس میں عام طور پر ڈیڑھ، دو گھنٹے کا وقت لگتا ہے اور موجودہ حالات کے تناظر میں زیادہ وقت کے لیے لوگوں کا اکٹھا ہونا مناسب نہیں ہے؛ لہٰذا جن لوگوں کو تراویح میں ختم قرآن کا موقعہ ملے، وہ یومیہ تراویح میں صرف ایک یا سوا پارہ کا معمول بنائیں، تین یا پانچ پارے کا معمول نہ بنائیں۔

(۱۱): حافظہ خاتون کا عورتوں کو تراویح پڑھانا

خواتین میں اگر کوئی حافظہ قرآن ہو اور وہ اپنی تراویح میں قرآن کریم پڑھنا چاہے تو اس میں کچھ حرج نہیں؛ البتہ وہ امام بن کر تراویح نہیں پڑھا سکتی اگر چہ اس کی اقتدا صرف عورتیں کریں؛ کیوں کہ عورتوں کی تنہا جماعت مکروہ ہے اگر چہ تراویح میں ہو۔ اور قرآن کریم یاد رکھنے کے لیے تنہا نوافل میں اور خارج میں زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کی جائے۔ اور اگر گھر میں کوئی دوسری حافظہ خاتون یا کوئی محرم مرد ہو تو اُسے روزانہ ایک، دو پارے یاد کر کے (خارج میں) سنا دینا چاہیے (فتاوی محمودیہ، ۷: ۲۸۰، ۲۸۱، سوال: ۳۳۹۴، مطبوعہ: ادارہ صدیق، ڈابھیل)۔

(و) يكره تحريماً (جماعة النساء) ولو في التراويح الخ (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۲: ۳۰۵، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۳: ۵۴۶، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قوله: "ويكره تحريماً": صرح به في الفتح والبحر، قوله: "ولو في التراويح": أفاد أن الكراهة في كل ما تشرع فيه جماعة الرجال فرضاً أو نفلاً (رد المحتار).

(۱۲): جو حضرات خواہش کے باوجود تراویح میں قرآن پاک نہ سن سکیں

مقامی علما ومفتیان کرام کو چاہیے کہ وہ عوام کو سمجھائیں کہ جو حضرات خواہش کے باوجود امسال تراویح میں قرآن پاک سننے کی سعادت نہیں حاصل کر پائیں گے، وہ پریشان نہ ہوں، وہ اپنی نیت کے مطابق إن شاء اللہ پورا ثواب پائیں گے؛ لہٰذا مسلمانوں کو محض جذبات سے اوپر اٹھ کر ملک وملت کے مفاد میں اکابرین ملت کی ہدایات پر عمل پیرا ہونا چاہیے، اُن کی خلاف ورزی ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔

(۱۳): ختم سحر اور اذان فجر میں جنتریوں کا اختلاف

ہر سال رمضان میں قدیم وجدید جنتریوں کی وجہ سے ختم سحر اور اذان فجر کے سلسلہ میں عوام میں بہت زیادہ انتشار رہتا ہے اگر چہ اکثر اکابر علمائے دیوبند کے نزدیک قدیم جنتریاں ہی راجح ہیں اور احتیاط کی رعایت کے ساتھ انھی پر عمل کر لینا چاہیے؛ لیکن متعدد اکابر علما جدید جنتریوں پر ہی عمل کے قائل ہیں؛ اس لیے جن علاقوں میں قدیم وجدید جنتریوں کو لے کر مقامی سطح کا اختلاف ہو، وہاں انتشار سے بچنے کی مناسب شکل یہ ہوسکتی ہے کہ ختم سحر کے اعلان اور اذان فجر میں قدیم وجدید دونوں ہی

جنتریوں کا لحاظ کرلیا جائے؛ چناں چہ اس کے لیے جب دیوبند اور دیگر متعدد علاقوں کی جدید جنتریوں کا قدیم جنتریوں سے موازنہ کیا گیا تو ختم سحر (صبح صادق) کے وقت میں زیادہ سے زیادہ آٹھ، دس منٹ کا فرق سامنے آیا، یعنی: جدید جنتریوں میں زیادہ سے زیادہ آٹھ، دس منٹ بعد ختم سحر کا وقت لکھا گیا ہے؛ جب کہ دونوں ہی جنتریاں ۱۸ر ڈگری صبح صادق کے حساب پر تیار کی گئی ہیں۔ پس احتیاط یہ ہے کہ ختم سحر کا اعلان قدیم جنتریوں کے حساب سے کیا جائے۔ اور فجر کی اذان ختم سحر سے دس منٹ بعد کہی جائے، اس صورت میں لوگوں کے روزے بھی بلاشک وشبہ صحیح و درست ہوں گے اور فجر کی اذان اور نماز بھی یقینی طور پر فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد ہوگی؛ اسی لیے دارالعلوم دیوبند سے ہر سال ماہِ رمضان میں اوقاتِ سحر و افطار کا جو نقشہ شائع ہوتا ہے، اُس میں چند سالوں سے اذان فجر کا بھی خانہ رکھا گیا ہے اور ہر روز اذان فجر کا وقت، قدیم جنتریوں کے حساب سے ختم سحر سے دس منٹ بعد لکھا جاتا ہے؛ لہٰذا اگر پورے ملک کے مسلمان اس تجویز پر عمل کریں گے تو قدیم وجدید جنتریوں کے اختلاف سے عوام میں انتشار نہ ہوگا اور پورا رمضان خیر وعافیت کے ساتھ گذرے گا إن شاء اللّٰہ تعالیٰ۔

اور جن علاقوں میں مقامی علما کا کوئی اختلاف نہ ہو، وہاں جس جنتری پر سب کا اتفاق ہو، افطار اور ختم سحر وغیرہ میں احتیاط کی رعایت کے ساتھ اُسی پر عمل کیا جائے۔

ومحل الاستحباب–أي: استحباب تأخير السحور– إذا لم يشك في بقاء الليل، فإن شك كره الأكل في الصحيح، كما في البدائع أيضاً (ردالمحتار، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم ومالا يفسده، ۳: ۴۰۰، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۶: ۳۴۲، ت: الفرفور، ط: دمشق).

ويكره تأخيره إلى وقت يقع فيه الشك، هندية (حاشية الطحطاوي على المراقي، كتاب الصوم، فصل فيما يكره للصائم ومالا يكره وما يستحب، ص: ۶۸۳، ط: دارالكتب العلمية بيروت).

(۱۴): مساجد سے افطار اور ختم سحر کا اعلان

لوگوں کو افطار کی اطلاع بہ ذریعہ اذان یا بہ ذریعہ اعلان (سائرن) حسب سابق مساجد سے کی جائے۔ اور ختم سحر کا اعلان بھی حسب سابق مساجد سے کیا جائے اور لوگ اسی کے مطابق افطار اور ختم سحر کریں۔

اور بعض علاقوں میں جو ڈیڑھ دو گھنٹہ پہلے سحری کا اعلان شروع ہو جاتا ہے اور ختم سحر تک جاری رہتا ہے، یہ برادران وطن کے لیے اور مسلمانوں میں بیمار و پریشان لوگوں اور عبادت کرنے والوں کے لیے اُن کی نیند اور عبادت وغیرہ میں خلل اور پریشانی کا باعث ہوتا ہے؛ لہٰذا اس سے پرہیز کیا جائے۔

(۱۵): مساجد میں افطار کا نظم نہ کیا جائے

بعض علاقوں میں مساجد میں عمومی افطار کا نظم ہوتا ہے اور وہاں عام طور پر لوگ مساجد ہی میں افطار کرتے ہیں تو ایسے علاقے والوں کو بھی چاہیے کہ اس مرتبہ رمضان میں اپنے اپنے گھروں پر ہی افطار کریں، مساجد میں افطار نہ کریں؛ البتہ مسجد کی نماز باجماعت کے لیے متعین نمازی (امام اور موذن وغیرہ) مسجد ہی میں افطار کرلیا کریں۔

(۱۶): افطار پارٹی اور افطار بھیجنے کا اہتمام نہ کیا جائے

ملک میں بہت سے صاحب ثروت حضرات ماہ رمضان میں افطار پارٹی بھی کرتے ہیں۔ اور عزیز واقارب، دوست واحباب وغیرہ میں ایک دوسرے کے یہاں افطار بھیجنے کا تو عام معمول ہے؛ لیکن چوں کہ اول میں مختلف جگہوں سے مجمع اکٹھا

ہوتا ہے اور دوسری صورت میں افطار پہنچانے کے لیے کم از کم گھر سے نکلنا ہوتا ہے اور دونوں ہی چیزیں لاک ڈاؤن کے ماحول میں ہرگز مناسب نہیں؛ اس لیے لوگوں کو چاہیے کہ افطار پارٹی سے گریز کریں اور عزیز واقارب، دوست واحباب وغیرہ میں بھی ایک دوسرے کے یہاں افطار نہ بھیجیں؛ البتہ اگر افطار کرانے کی فضیلت اور ثواب حاصل کرنے یا صلہ رحمی وغیرہ کے لیے ضرورت مند عزیز واقارب اور احباب وغیرہ کو افطار کے پیسے دیدیے جائیں اور وہ کسی دن اپنے گھر ان پیسوں سے افطار کا نظم کرلیں تو اس میں کچھ حرج نہیں، یہ بھی ایک قسم کی دعوت ہے۔

(۱۷): گھر میں نماز اور عبادت کے لیے کوئی کمرہ خاص کرنا

آج کل لاک ڈاؤن کی وجہ سے اکثر لوگ گھر ہی پر نماز پڑھ رہے ہیں؛ لہٰذا جن لوگوں کا گھر وسیع وکشادہ ہو، انھیں نماز کے لیے کوئی کمرہ خاص کرلینا چاہیے؛ تاکہ سب اہل خانہ وہیں نمازیں ادا کریں اور وہیں قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر واذکار وغیرہ کریں۔ اور اگر اہل خانہ میں کوئی شخص، رمضان کی راتوں میں جاگ کر عبادت کرنا چاہے تو اُسے اور دیگر اہل خانہ کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ اور اُس کمرے کو خوب پاک صاف رکھا جائے۔ اور اگر گھر میں وہ خواتین بھی ہوں، جن کا گھر کے بعض مردوں سے پردہ ہو تو خواتین کے لیے نماز کا الگ کمرہ رکھا جائے یا مردوں اور خواتین کی نماز کے اوقات الگ الگ ہوں۔

مندوب لكل مسلم أن يعد في بيته مكاناً يصلي فيه إلا أن هذا المكان لا يأخذ حكم المسجد على الإطلاق؛ لأنه باق على حكم ملكه، له أن يبيعه كذا في المحيط (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد والقبلة إلخ، ٥: ٣٢٠، ط: المطبعة الكبرى الأميرية، بولاق، مصر).

(۱۸): رمضان المبارک کے اخیر عشرے کا اعتکاف

رمضان المبارک کے اخیر عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی: محلّہ کی مسجد میں کسی ایک شخص کا بہ نیت اعتکاف بیسویں تاریخ کو غروب آفتاب سے کچھ پہلے مسجد پہنچ جانا اور عید کا چاند ثابت ہونے تک مسجد ہی میں رہنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر پورے محلّہ والوں میں سے کسی نے اعتکاف نہیں کیا تو سب اہل محلّہ کو ترک سنت کا گناہ ہوگا؛ لہٰذا موجودہ حالات میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے مسجد کی نماز باجماعت کے لیے متعین نمازیوں میں سے کوئی ایک اعتکاف بھی کرلے؛ تاکہ سنت مؤکدہ علی الکفایہ کی ادائیگی ہوجائے۔ اور اگر اخیر عشرے میں بھی لاک ڈاؤن رہے تو اہل محلّہ میں کسی اور کو اعتکاف کی اجازت نہ دی جائے؛ تاکہ مسجد میں پانچ سے زیادہ نمازی نہ ہوں۔

(وهو أي: الاعتكاف–سنة مؤكدة في العشر الأخير من رمضان) أي: سنة كفاية كما في البرهان وغيره لاقترانها بعدم الإنكار على من لم يفعله من الصحابة (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ٣: ٤٣٠، ٤٣١، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ٦: ٤١٣، ٤١٤، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قوله: "سنة كفاية": نظيرها إقامة التراويح بالجماعة، فإذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقين فلم يأثموا بالمواظبة على الترك بلا عذر، ولو كان سنة عين لأثموا بترك المسنة المؤكدة إثما دون إثم ترك الواجب كما مر بيانه في كتاب الطهارة (رد المحتار).

والمشهور عند مشايخنا أن يدخل المعتكف بعد العصر قبل غروب الشمس من اليوم العشرين من شهر رمضان ليدخل الليلة الحادية والعشرين في الاعتكاف (رسائل الأركان، ص: ١٢٠).

قال الشافعي: إذا أراد أن يعتكف العشر الأواخر دخل قبل الغروب، فإذا أهل هلال شوال فقد أتم العشر، وهو قول أبي حنيفة وأصحابه (الاستذكار، ١٠: ٢٩٧، ط: دار قتيبة للطباعة والنشر، دمشق).

وكل من يريد أن يتم له اعتكاف العشرلزمه أن يدخل المسجد معتكفاً قبيل غروب الشمس من العشرين وإلا لم يتم له العشر؛فإن الليالي الماضية لاحقة بالأيام التالية (معارف السنن،٥:٥١٧، ط: المكتبة الأشرفية ديوبند).

(۱۹): مردوں کے لیے گھروں میں اعتکاف کا حکم

مردوں کے لیے اعتکاف میں مسجد شرعی شرط ہے؛ لہٰذا گھر میں نماز کے لیے جو کمرہ خاص کیا گیا ہو، اُس میں مردوں کا اعتکاف درست نہیں؛ البتہ عورتوں کا اعتکاف گھر کی مسجد میں درست ہے۔

أخرج البيهقي عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: إن أبغض الأمور إلى الله تعالى البدع وإن من البدع الاعتكاف في المساجد التي في الدور (فتح القدير لابن الهمام، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ٢: ١٠٩، ط: المطبعة الكبرى الأميرية، بولاق، مصر).

وأما شروطه فمنها:......مسجد الجماعة، فيصح في كل مسجد له أذا ن وإقامة هو الصحيح كذا في الخلاصة (الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ١: ٢١١، ط: المطبعة الكبرى الأميرية، بولاق، مصر).

هو لبث......ذكر ولو مميزاً في مسجد جماعة، هو ما له إمام ومؤذن أديت فيه الخمس أو لا،...... أو لبث امرأة في مسجد بيتها...... بنية، فاللبث هو الركن، والكون في المسجد والنية من مسلم عاقل طاهر من جنابة وحيض ونفاس شرطان (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ٣: ٤٢٨-٤٣٠، ط: مكتبة زكريا ديوبند)، هذا كله لبيان الصحة (رد المحتار).

ولاتعتكف المرأة إلا في مسجد بيتها ولا تعتكف في مسجد جماعة (كتاب الأصل، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ٢: ١٨٤، ط: وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، قطر).

(وللمرأة الاعتكاف في مسجد بيتها وهو محل عينته) المرأة (للصلاة فيه) ،فإن لم تعين لها محلاً لا يصح الاعتكاف فيه، وهي ممنوعة عن حضور المساجد (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي عليه، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ص: ٧٠٠، ط: دار الكتب العلمية، بيروت).

(۲۰): اخیر عشرے کی طاق راتیں

رمضان کے اخیر عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کی تلاش میں، شب براءت کی طرح اپنے اپنے گھروں میں رہ کر ہی انفرادی طور پر نوافل، تلاوت قرآن پاک، اذکار واوراد اور دعاؤں کا اہتمام کیا جائے، اس کے لیے گھروں سے باہر نکلنے، مساجد میں جمع ہونے یا پاس پڑوس کے مکانات میں جانے سے پرہیز کیا جائے۔

(۲۱): کھانے، پینے وغیرہ ضروری اشیا کی خریداری میں حکومت کے قانون وضابطہ کی پابندی

رمضان المبارک میں لاک ڈاؤن کے ایام میں کھانے، پینے وغیرہ کی ضروری اشیا کے لیے انتظامیہ کی طرف سے جو نظام تجویز کیا جائے، سب مسلمان اس کی پابندی کریں، یعنی: اگر موبائل فون کے ذریعے سامان منگانے کا آرڈر ہو تو دکان داروں کو فون کرکے ہی سامان منگائیں، خود دکانوں پر نہ جائیں اور نہ بچوں کو بھیجیں۔ اور اگر کچھ وقت کے لیے دکانیں کھلنے کا نظم ہو تو متعینہ اوقات ہی میں سامان کے لیے گھروں سے نکلیں اور سامان خرید کر جلد از جلد گھر واپس ہو جائیں اور بلا ضرورت گھر سے باہر وقت نہ گذاریں۔

اور اگر لاک ڈاؤن کی وجہ سے رمضان میں کھانے، پینے کی اشیا میں کچھ کمی رہے تو صبر وتحمل سے کام لیں، اس پر بھی إن شاء اللہ اجر وثواب ملے گا۔

(۲۲): صدقہ فطر اور روزوں کے فدیے سے مسلمان مستحقین کی مدد

صدقہ فطر، عید الفطر کے دن صبح صادق کے وقت واجب ہوتا ہے، اُس سے پہلے اس کی ادائیگی واجب نہیں؛ لیکن اگر کوئی شخص رمضان میں یا رمضان سے پہلے ادا کرنا چاہے تو مفتی بہ قول کے مطابق یہ بھی جائز ہے۔ اسی طرح جن معذورین کے لیے روزے کی جگہ فدیہ دینا جائز ہے، وہ پورے مہینے کے روزوں کا فدیہ شروع رمضان میں بھی ادا کرسکتے ہیں؛ لہٰذا جو لوگ غریب ومستحق مسلمانوں کی مدد کرنا چاہتے ہوں، وہ صدقہ فطر سے رمضان سے پہلے بھی مدد کرسکتے ہیں اور روزوں کے فدیے سے رمضان شروع ہونے کے بعد۔

(وصح أداؤها إذا قدمه على يوم الفطر أو أخره) اعتباراً بالزكاة، والسبب موجود إذ هو الرأس **(بشرط دخول رمضان في الأول)**، أي: في مسألة التقديم، هو الصحيح، وبه يفتى، جوهرة وبحر عن الظهيرية؛ لكن عامة المتون والشروح على صحة التقديم مطلقاً، وصححه غير واحد، ورجحه في النهر، ونقل عن الولوالجية أنه ظاهر الرواية. قلت: فكان هو المذهب (الدر المختار، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ۳: ، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ٦: ١٦٥، ١٦٦، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قوله: "فكان هو المذهب": نقل في البحر اختلاف التصحيح، ثم قال: "لكن تأيد التقييد بدخول الشهر بأن الفتوى عليه، فليكن العمل عليه"، وخالفه في النهر بقوله: "واتباع الهداية أولى". قال في الشرنبلالية: "قلت: "ويعضده أن العمل بما عليه الشروح والمتون، وقد ذكر مثل تصحيح الهداية في الكافي والتبيين وشروح الهداية، وفي البرهان وابن كمال باشا، وفي البزازية: "الصحيح جواز التعجيل لسنين، رواه الحسن عن الإمام" اهـ. وكذا في المحيط" اهـ، قلت: وحيث كان في المسألة قولان مصححان تخير المفتي بالعمل بأيهما إلا إذا كان لأحدهما مرجح ككونه ظاهر الرواية، أومشى عليه أصحاب المتون أوالشروح أو أكثر المشايخ كما بسطناه أول الكتاب، وقد اجتمعت هذه المرجحات هنا للقول بالإطلاق فلا يعدل عنه فافهم (رد المحتار).

(سئل) إذا أراد الرجل أن يعجل صدقة الفطر قبل دخول رمضان، هل يجوزله ذلك أم لا؟ **(أجاب)** نعم، يجوز له ذلك والله أعلم (فتاوى ابن نجيم مع الفتاوى الغياثية، كتاب الزكاة، ص: ١٣).

(وللشيخ الفاني العاجز عن الصوم الفطر ويفدي) وجوباً **ولو في أول الشهر** الخ (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، فصل في العوارض، ۳: ٤١٠، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ٦: ٣٦٦، ٣٦٧، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قوله: "ولو في أول الشهر" أي: يخير بين دفعها في أوله أو آخره كما في البحر (رد المحتار).

(۲۳): رمضان میں حسب سابق، دینی مدارس کا بھی خیال رکھا جائے

دینی مدارس، ہندوستان جیسے ملک میں ملت اسلامیہ کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی جملہ ضروریات اور اخراجات کا مدار عام طور پر مسلمانوں کے چندے پر ہوتا ہے اور زیادہ تر چندہ ماہ رمضان میں ہوتا ہے؛ لہٰذا تمام اہل خیر حضرات سے درخواست ہے کہ ضرورت منداور پریشان حال لوگوں کا خیال رکھنے کے ساتھ دینی مدارس کا بھی خیال رکھیں اور اپنا مالی تعاون معتمد ذرائع سے از خود مدارس تک پہنچانے کی کوشش کریں یا اپنے پاس ہی محفوظ رکھیں اور جب مدارس کے سفرا پہنچیں تو اُنھیں دیدیں۔

(۲۴): ماں، باپ اور سرپرست حضرات، بچوں پر کنٹرول کریں

رمضان کی راتوں میں بہت سے مسلم بچے محلّہ میں گھوم پھر کر وقت گذاری کرتے ہیں، یہ ہرگز مناسب نہیں، گھر کے ذمہ دار حضرات کو چاہیے کہ بچوں پر کنٹرول کریں اور اُنھیں بلاضرورت اور خلاف قانون گھر سے باہر نہ جانے دیں۔

(۲۵): رمضان میں لایعنی اور فضول چیزوں میں وقت ضائع نہ کیا جائے

رمضان کا مہینہ، زیادہ سے زیادہ عبادت خداوندی اور تقوی و پرہیز گاری کا مہینہ ہے؛ لہٰذا سب مسلمانوں کو چاہیے کہ گھروں میں رہ کر زیادہ سے زیادہ نوافل، تلاوت قرآن پاک، ذکر واذکار، دعا واستغفار کا اہتمام کریں اور چھوٹے، بڑے تمام گناہوں سے مکمل پرہیز کریں۔ اور کچھ وقت اہل خانہ کے ساتھ دینی واصلاحی معتبر کتابوں کی تعلیم کا بھی نظم بنائیں۔ اور لایعنی گفتگو، فضول تبصرے بازی اور موبائل وغیرہ میں رمضان کے قیمتی لمحات ہرگز ضائع نہ کریں۔

(۲۶): عیدالفطر کی نماز

عیدالفطر کی نماز سے متعلق إن شاء اللہ رمضان کے اخیر میں حسب حالات رہنمائی کی جائے گی۔ فقط واللہ تعالی أعلم۔

(محمد نعمان سیتاپوری غفرلہٗ)

۱۴۴۱/۸/۲۳ھ = ۲۰۲۰/۴/۱۸ء، شنبہ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۲۴ رشعبان ۱۴۴۱ھ